سوال

(416) نبی اکرم ﷺ کی تین دعاؤں کا بیان

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے ؟

(سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَة، سَأَلت رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا أَهْلَكَ بِهِ الْأُمَمَ فَأَعْطَانِيهَا، فَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَل أَنْ لَا عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَأَعْطَانِيهَا، فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَلْبِسَهَا شِيَعاً فَمَنَعَنِيهَا) ؟

میں نےاپنے رب سے تین چیزیں مانگیں' اس نے مجھے دوچیزیں دے دیں اور ایک نہیں دی ۔ میں نےاپنے رب سے یہ سوال کیا کہ ہمیں ان عذابوں کے ذریعے ہلاک نہ کرے جن کے ذریعے اس نے سابقہ امتوں کو تباہ کیا تھا۔ اس نے میری یہ درخواست قبول فرمائی ۔ اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ہم پر غیروں میں سے کسی دشمن کو مسلط نہ کرے' اللہ نے یہ چیز بھی عنایت فرمادی اور میں نےاپنے رب سے سوال کیا کہ میں فرقوں میں تقسیم نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے نہیں دی ۔''

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے اور کہا ہے : ''یہ حدیث حس صحیح ہے ۔'' امام نسائی رحمہ اللہ علیہ نے بھی اسے راویت کیا ہے اور مذکورہ بالا الفاظ سے روایت کے ہیں ۔ امام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔ 1

(1 صحیح مسلم حدیث : ۲۸۸۹' ۔ ۲۸۹ ۔ جامع ترمذي حديث : ۲۱۷۶' ۲۱۷۷ ۔ سنن ابی داوٗد حدیث : ۴۲۵۲ ۔ سنن ابن ماجہ حدیث : ۳۹۵۲)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے تین باتوں کی دعا فرمائی 'ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو اس طرح تباہ نہ کرے 'جس طرح سابقہ امتیں مختلف عذابوں سے ہلاک ہوئیں مثلاً پانی میں غرق ہو کر 'تیز آندھی کی وجہ سے 'زلزلہ کے ذریعے 'آسمان سے پتھر برسا کر دوسری دعا یہ فرمائی کہ غیر مسلم دشمن ان پر اس طرح غالب نہ آجائیں کہ انہیں بالکل ختم کردیں اور تیسری دعا یہ فرمائی کہ وہ خواہشات نفس کی وجہ سے آپس میں اختلاف کر کے مختلف گروہ اور پارٹیاں نہ بن جائیں ۔ نبی ﷺ نے بتایا کہ ''اللہ عزوجل نےاپنے فضل سے پہلی دو دعائیں قبول فرمالیں اور تیسری دعا کسی حکمت کی بنا پر قبول نہیں فرمائی ۔ وہ حکمت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ